8164

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کرنٹ اکاؤنٹ سودی بینکوں اور غیر سودی بینکوں میں قرض کی بنیاد پر لیا جاتا ہے ، اس اکاؤنٹ کی رقم بینک استعمال کرتا ہے اور اسمیں اکاؤنٹ کھولنے والے کو کوئی نفع نہیں دیا جاتا ، یہ اکاؤنٹ چونکہ بینک کیلئے نہایت نفع بخش ہوتا ہے اسلئے بینک اس کے کھولنے پر مختلف ترغیبات دیتے ہیں مثلاً بہت ساری خدمات جس پر بینک دوسروں سے فیس وصول کرتا ہے کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر کو وہ فیس معاف کر دی جاتی ہے ،

ذیل میں کرنٹ اکاؤنٹ پر دیجانیوالی سہولیات کی مختلف شکلیں تحریر کیجا رہی ہیں جنکے بارے میں آنجناب سے رہنمائی درکار ہے :

۱ - بغیر کسی رقم کی تحدید کے مطلقاً کرنٹ اکاؤنٹ کھولنے پر مختلف ایسی سہولیات دیجائیں جو دیگر استثماری اکاؤنٹ پر نہیں دیجا رہیں ۔ مثلاً بینک یہ اعلان کرتا ہے کہ جو بھی کرنٹ اکاؤنٹ کھلوائیگا قطع نظر اس سے کہ اسکے اکاؤنٹ میں رقم کتنی ہے اس سے پے آرڈر کی فیس وصول نہیں کیجائیگی ۔

۲ - کرنٹ اکاؤنٹ میں مخصوص رقم مثلاً ایک کروڑ روپے رکھوانے پر یہ سہولیات دیجائیں ، اس سے کم رقم پر سہولیات نہ ہوں ، اسیطرح دیگر استثماری اکاؤنٹ پر بھی مطلقاً نہ ہوں ۔

(جاری ....)

۳ - بغیر کسی رقم کی تحدید کے بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے پر سہولیات دیجائیں،
خواہ کرنٹ اکاؤنٹ کھولا جائے یا استثماری اکاؤنٹ -

۴ - بینک میں مخصوص رقم رکھوانے پر سہولیات دیجائیں خواہ رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں
رکھوائی جائے یا استثماری اکاؤنٹ میں - مثلاً بینک یہ پالیسی بناتا ہے کہ ایک لاکھ
سے دس لاکھ تک جو بھی رقم رکھوائیگا اس سے پے آرڈر کی فیس وصول نہیں لیجائیگی،
خواہ وہ یہ رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھوائے یا استثماری اکاؤنٹ میں - اور دس لاکھ سے
ایک کروڑ تک جو رقم رکھوائیگا اس سے پے آرڈر کی فیس بھی وصول نہیں لیجائیگی
اور اگر وہ آن لائن رقم کسی اور شہر میں بھجوائیگا تو اسکی فیس بھی نہیں لیجائیگی، خواہ
یہ رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھوائی جائے یا استثماری اکاؤنٹ میں، اسیطرح رقم اور
زیادہ ہونیکی صورت میں سہولیات میں بھی اضافہ ہوتا جائیگا -

۵ - کرنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ دونوں پر سہولیات دیجائیں لیکن معیار الگ الگ ہو، مثلاً سیونگ اکاؤنٹ میں
جو سہولیات ایک کروڑ رکھنے پر دیجائیں وہ کرنٹ اکاؤنٹ میں ایک لاکھ روپے رکھنے پر دیجائیں -

نوٹ: مذکورہ بالا ~~[illegible]~~ صورتوں میں دو احتمال ہیں:

الف: یہ سہولیات دینا یا نہ دینا بینک کے اختیار میں ہو ڈپازیٹر
کو مطالبہ کا حق نہ ہو -

ب: جب بینک نے ان سہولیات کے حوالہ سے پالیسی بنادی اور اسے
اپنے شیڈول آف چارجز میں بھی تحریر کردیا تو ڈپازیٹر کو ان سہولیات
کے مطالبہ کا حق ہو -

دار الافتاء

(جاری ۔۔۔۔۔)

۶ — صرف کرنٹ اکاؤنٹ پر سہولیات دینے کیلئے بینک ان سے بطورِ قرض نہ لے بلکہ اسے شرکہ یا مضاربہ کی بنیاد پر لیا جائے۔ مقصد بینک اور ڈیپازیٹر کا شرکہ یا مضاربہ نہ ہو بلکہ کرنٹ اکاؤنٹ کیطرف راغب کرنے کیلئے انہیں سہولیات دینا اور حاصل کرنا مقصود ہو۔ چنانچہ مذکورہ شرکہ یا مضاربہ پر نفع کی شرح جو طے کی جائے وہ مثال کے طور پر یہ ہو کہ بینک کو ۹۹٪ فیصد نفع ملیگا اور ڈیپازیٹر کو ۱٪ فیصد نفع دیا جائیگا یا اس سے ملتی جلتی نفع کی شرح طے کی جائے جسمیں ڈیپازیٹر کو نہایت معمولی نفع دیا جائے، اور ڈیپازیٹر اس معمولی نفع کی شرح پر اسلئے تیار ہو جائے کہ اسے دیگر وہ سہولیات بینک کیطرف سے مل رہی ہیں جو دیگر استثماری اکاؤنٹ کھلوانے پر نہیں ملیں گی۔

۷ — بینک میں عام صارفین کو کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے پر مفت سہولیات نہ دی جائیں، کاروباری صارفین کو مفت سہولیات کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھوانے پر دی جائیں۔

از راہِ کرم مذکورہ بالا صورتوں کا شرعی حکم بیان فرمادیا جائے، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد سہیل۔ ڈیفنس کراچی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیاً

واضح رہے کہ مقروض سے قرض خواہ کو قرض کے دباؤ یا رعایت سے جو نفع حاصل ہو ،وہ سود ہے بشرطیکہ وہ نفع مشروط یا معروف ہو۔ چنانچہ بینک کی جانب سے جو سہولت کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص ہو تو ایسی سہولت سود کے زمرے داخل ہے ،ہاں البتہ جو سہولیات صرف کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ دیگر کھاتے داروں کو بھی فراہم کی جاتی ہیں تو ان سہولیات کی فراہمی میں مضائقہ نہیں ،(خواہ یہ سہولیات کسی خاص رقم کی تحدید پر موقوف ہوں یا نہیں)۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد سوال میں مذکور صورتوں کا حکم یہ ہے کہ:

۱...مذکورہ صورت ناجائز ہے کیونکہ اس صورت میں بینک کی جانب سے دی جانے والی سہولت کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص ہے اور قرض کی وجہ سے یہ سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

۲...مذکورہ صورت بھی ناجائز ہے۔

۳...مذکورہ صورت جائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ سہولیات صرف کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دیگر کھاتے داروں کو بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

۴...یہ صورت بھی جائز ہے۔

۵...مذکورہ صورت ناجائز ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا جوابات اس صورت میں ہیں جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ میں دی جانے والی سہولیات کا فراہم کرنا معروف یا مشروط ہو ،البتہ اگر ان سہولیات کے سلسلہ میں کھاتہ دار کو مطالبہ کا حق حاصل نہ ہو بلکہ سہولیات کا دینا یا نہ دینا بینک کے اختیار میں ہو تو اس صورت میں ان سہولیات کا فراہم کرنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہو سکتا ہے لیکن آجکل چونکہ بینکوں میں ان سہولیات کا فراہم کرنا مشروط یا معروف کے درجے میں ہے لہذا بینکوں کیلئے حکم وہی ہوگا جو مذکورہ بالا جوابات میں مذکور ہے۔

۶...کرنٹ اکاؤنٹ بطورِ قرض لینے کے بجائے شرکت و مضاربت کی بنیاد پر لیا جائے تو چونکہ یہ معاملہ قرض کی بنیاد پر نہیں کیا گیا لہذا فی نفسہ اس کی گنجائش ہے ،البتہ سوال میں ذکر کردہ نفع کا تناسب مثلاً ٪1 اور ٪99 کا ہے ،جو کہ شرکت کی روح کے خلاف ہے لہذا اس طرح کی شرکت سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

۷...مذکورہ صورت میں اگر یہ سہولیات کاروباری صارفین کو محض تعلق کی بناء پر دی جائیں کہ ان سے چونکہ کثرت سے لین دین ہوتا ہے اور بینکوں کے ساتھ ان کے مالی معاملات زیادہ ہوتے ہیں (یعنی ان سہولیات کی فراہمی قرض (کرنٹ اکاؤنٹ) کی بناپر نہ ہو)، چنانچہ کاروباری صارفین کا اکاؤنٹ خواہ کرنٹ ہو یا استثماری، بینک ان کو "تعلق" کی بناء پر سہولیات فراہم کرے تو اس صورت میں عام صارف اور کاروباری صارف کے درمیان سہولیات کی فراہمی کے معاملہ میں فرق کرنا درست ہے۔

نیز واضح رہے کہ اگر ان سہولیات کی فراہمی "کاروباری تعلق" کی بناء پر نہ ہوں بلکہ قرض (کرنٹ اکاؤنٹ) کی بناء پر ہو تو یہ صورت ناجائز ہوگی۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة :(۲:۲٤۰)

ان ابن قدامة رحمه الله تعالیٰ علل جواز حسن القضاء بقوله:

"لانه لم يجعل تلك الزيادة عوضا في قرض ، ولا وسيلة اليه ولا الي استيفاء دينه ، فحلت كما لو لم يكن قرض."

هذا يدل علي ان الزيادة ان كانت وسيلة الي القرض ، او الي استيفاء الدين ، فانه في معني الربا.

((الجوائز علي الحسابات الجارية))... فما يعطي علي تلك الحسابات من الجوائز ،ان كانت معلنة من قبل البنوك عند فتح الحسابات ، فانها زيادة مشروطة في القرض ، فتحرم لكونها رباً. انما تخرج من الحرمة صورة واحدة فقط وهي ان يعطي البنك جوائز بدون اعلان سابق ، ولا التزام ، وبدون ان يكون لاحد من اصحاب الحسابات حق المطالبة من البنك ، وبدون ان يصير ذلك تعاملاً لاستجلاب الودائع ؛ وانما يقع ذلك علي سبيل مبادرة اتفاقية غير متوقعة، فانه يدخل في حسن القضاء و اننما يجوز ذلك من مال البنك لا من اموال اصحاب حسابات الاستثمار لان البنك غير مسموح بالتبرع من قبلهم. وظاهر ان هذه الصورة لاتفي بغرض البنوك، فان البنوك انما تفعل ذلك تشجيعا للناس علي فتح الحسابات الجارية عندهم، وكلما وقع ذلك وسيلة لاستجلاب القروض، دخل في زيادة غير مشروعة.

((الجوائز علي حسابات الاستثمار في البنوك الاسلامية))......اما اذا كانت الجوائز بسيطة لا تبلغ قيمتها راس المال او جزءا يعتد به منه ، مثل الهدايا التي يتعارف اهداءها فيما بين الاصدقاء ، مثل الاقلام ،او الساعات العادية ، فان مثل هذه الجوائز لاعلاقة لها بضمان راس المال ، ويدخل فيه تقديم بعض الخدمات

لامصرفية بدون عوض،مثل اجراء الشيكات المصدقة مجانا ، رلاظهر انه لامحظور فيه لاصحاب حسابات الاستثمار ، بشرط ان يتحملها البنك من امواله الخاصة ولا تستخدم فيها اموال المودعين في حساب الاستثمار ، لانه لا يجوز للبنك ان يتبرع من اموالهم شيئا... **والله تعالیٰ اعلم بالصواب**

بندہ حماد خورشید عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/ربیع/۱۴۳۳ھ

۳۰/جنوری/۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۹/۳/۱۴۳۳ھ

مفتی

دارالافتاء

الجواب صحیح

۹/۳/۱۴۳۳ھ